

MR. CHAIRMAN: Now, I have an announcement to make.

### ANNOUNCEMENT

I am to announce to the House that the Lunch has been arranged for the Hon'ble Members in the Dining Hall of Jubilee Hall. All the Hon'ble Members are requested to participate in the Lunch and the Press is also invited for the lunch.

Now, Item No. II of the Agenda.

### II. MOTION ON ADDRESS BY THE GOVERNOR:

1. Discussion on Motion of Thanks on Governor's Address:

Janab Syed Altaf Hyder Razvi (Assembly Constituency) :

جناب سید الطاف حیدر رضوی (Janab Syed Altaf Hyder Razvi): محترم چیئرمین صاحب۔ گورنر صاحب نے اپنے خطاب میں جن باتوں کا تذکرہ کیا، ان باتوں میں State economy کے باتوں میں جو توقع ہے growth کی، انہوں نے کہا کہ 11.07%، 2014-15 میں estimated growth ہے اور ڈی ایس پی میں، اور جو یہ National growth ہے وہ 8.06% پر ہے، اس سے زیادہ ہے چیئرمین صاحب۔ جو حالات ریاست تلنگانہ کے سامنے ہیں میرا مطلب situation ہے، جو حکومت پر ہے تلنگانہ میں، ان حالات میں یہ growth rate جو گورنر صاحب نے کہا ہے اس کے بارے میں انہوں نے اور مزید کہا ہے کہ allied agricultural growth ہے، وہ بالکل 0.8 رہ گیا ہے۔ جاہلی بات ہے جو پریشانی ہے پانی کی پینچلے تین سال سے، ان چیزوں پر غور کرنے سے جو irrigation projects، جو drinking water projects ہیں، ان کو کتنی تیزی سے مکمل کر سکتے ہیں تاکہ ان حالات میں ریاست کو جو پریشانی ہوتی ہے اس سے نجات ملے، بہر حال آپ نے جو growth rate بتایا ہے کہ non-agricultural sector یعنی manufacturing and services sector میں 14.9% کی growth بتائی ہے۔ پچھلے سال کو اس سال سے compare کریں، تو اس طریقہ سے جو ہمارا per capita income ہے، 2015-16 کے لئے 1,43,023 بتایا گیا ہے، اور جو پچھلے سال 2014-15 میں بتایا گیا تھا یہ National Capital Income سے کافی زیادہ ہے، جو 93,231 تھا۔ صاحب! اس طریقہ سے جہاں پر ایک طرف تلنگانہ drought situation میں ہے، ظاہری بات ہے کہ Central Government سے یہاں پر کئی سٹڈس identify کئے گئے ہیں، ان کی inspection کا مطالبہ کیا گیا، 3,000 کروڑ سے زیادہ کا مطالبہ کیا گیا تاکہ مرکزی حکومت کی طرف سے امداد ملے، لیکن یہ صرف 700 کروڑ کی امداد ملی ہے جو ان حالات میں کافی ہے۔ جو کسان آج خودکشی کر رہا ہے، کسان آج پریشان ہے، تلنگانہ کو، اس کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ مرکزی حکومت کو جیسا کہ Central Government funds میں ان کو immediately release کرنا چاہئے اور تدارکی تلنگانہ حکومت میں جو welfare schemes یہاں پر شروع کئے گئے ہیں، ان کے لئے چیف منسٹر صاحب قابل مبارکباد ہیں جنہوں نے یہاں پر کئی ایسی اسکیمات جو فریڈم کو، SCs، STs، کو backward classes، minorities کو، آج ان کے welfare کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔ میں حکومت کو اور چندرا شیکھرا صاحب کو ایک بار اور مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور پھر اس میں جو ہمارے flagship programmes شروع ہوئے ہیں، جس طریقہ سے مشن کا کیا ہے، مشن سبکی رہا ہے، یہ تمام پروگرامس، ان کو successfully implement کرنے کی ضرورت ہے۔ آج ہم کو جس طریقہ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اگر پانی نہ ہونے کی وجہ سے مشن کا تیار successful ہے، تو تلنگانہ میں ایک بہت بڑا انتخاب آئے گا، ایک بہت بڑا change آئے گا۔ صاحب! اس میں مختلف کٹیگریز بنائی جانی چاہئے، monitoring کے لئے، implementation کے لئے، اس پروگرام کو successfully تاکہ جب پینچے گا، پور پھر آپ جب گھر گھر پانی کے

connection کی بات کر رہے ہیں، صاحب! آج کئی جگہ پینے کے پانی کو tap water کے ذریعہ دیا جا رہا ہے۔ آج بھی یہ مسئلہ ہے، آپ نے جو پروگرام شروع کیا ہے، بہت اچھی بات ہے، آپ کا یہ پروگرام successful ہو، یہی نیک تمناؤں ہم آپ کو دیتے ہیں۔ اور اس سے ہٹ کر جو امر ایٹیشن اسکیم جو آپ نے شروع کی، امر ایٹیشن اسکیم کے اسکیم کے ذریعہ آپ فریبوں کو اور بیواؤں کو اور جو specially disabled لوگ جو ہیں، اس کے ساتھ جو aged لوگ ہیں، بیڑی کا کام کرنے والے ہیں، ان سارے لوگوں کو تقریباً 35 لاکھ لوگ جو اس پروگرام کے تحت ہیں، جن کو اسکیم کا فائدہ ہو رہا ہے۔ یہ بہت اچھی اسکیم ہے صاحب۔ میں اس میں بھی جو تلنگانہ حکومت سے پہلے جو پیسے ملتے تھے، 500 روپے، اس کو ایک ہی بار میں 1,000 روپے کیا گیا۔ یہ بہت اچھا کام کیا، اس سے بہت سے فریب لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اس میں ایک دو جگہ جو problems ہو رہے ہیں، میں ان کو حکومت کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ جیسا کہ نئے اسکیم میں لوگ add ہوتے ہیں، ہر سال ان کو اسکیم حاصل کرنے کے لئے ان کو Income Certificate کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کام کو آسان بنانا چاہئے تاکہ فریبوں کو آسانی سے Income Certificate حاصل ہو سکے اس میں کافی middlemen، کٹمر ٹھیکٹ ڈالنے کے لئے کافی بھانے بنا کر فریبوں کو لوٹ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آسان بنانا چاہئے۔ اور اس سے ہٹ کر آپ نے جو شادی مبارک اسکیم بنائی ہے، پہلے بھی یہ اسکیم تھی، لیکن mass marriages کے نام سے اتنی effective scheme نہیں تھی کیونکہ کئی فریب لوگ ایک جگہ جمع ہونے کو اپنی عزت کے خلاف سمجھتے تھے۔ وہ لوگ آگے نہیں آتے تھے، آپ لوگوں نے بہت ہی اچھا کام کیا جو شادی مبارک اسکیم لوگ کے کاؤنٹ میں پیسے جاتے ہیں، تو اس سے بہت ہی بڑا relief ملا ہے۔ میں اس کے لئے بھی چیف منسٹر صاحب کو بہت مبارکبادوں کا جو بہت اچھی اسکیم چلا رہے ہیں، اور اس میں زیادہ سے زیادہ فنانڈس کا اضافہ کریں اور فریبوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائیں۔ صاحب! اس سے ہٹ کر اور بھی جو اسکیمس ہیں، جس طریقہ سے اس بار آپ نے 2 BHK کا اعلان کیا حکومت کے ذریعہ GHMC limits میں آپ ایک لاکھ گھر دیں گے، ایک لاکھ گھر GHMC limits میں ہم بار بار کہتے تھے۔ آج فریب urban areas میں رہ رہے ہیں، شہروں میں، city میں، جو رہتا ہے، cities میں کرائے بہت زیادہ ہو چکے ہیں، فریبوں کو رہنے کے لئے کھانے کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ کراہ دیتے ہوئے پریشان ہو رہا ہے، ہم بار بار MIM کی طرف سے خاص طور پر شہر میں، حیدرآباد میں جو urban areas ہیں دوسرے اضلاع میں، وہاں پر housing scheme کو لایا جائے، تو آپ نے اس بات کو بہت اچھے طریقہ سے دو بیڈروم کر کے جو پہلے single bedroom کا گھر ہوتا تھا، لیکن اب دو بیڈروم کر کے تاکہ کم از کم فریب اطمینان سے رہ سکے تاکہ فریب کے لئے اسکیم لائے ہیں، لیکن ساتھ میں میں نے بھی کہا تھا چاہوں گا کہ آپ یہ تمام اسکیمس لارہے ہیں، لوگوں کو فوائد بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں، تو اگر آپ جلد سے جلد اس کام کو انجام دیں، اور جلد سے جلد ان گرووں کو بنانے کا کام شروع کریں، تو اس میں بہت اچھا ہوگا، اور اس کے لئے جو فنڈز مقرر کیا جانا چاہئے، پہلے اسی بجٹ میں، میں سمجھتا ہوں کہ معقول رقم اس چیز کے لئے رکھی جائے تاکہ یہ جلد سے جلد شروع ہو سکے اور پھر مزید ایک لاکھ گھر ریاست تلنگانہ میں دینے کی بات گورنر صاحب نے کی۔ ہم welcome کرتے ہیں، آپ فریبوں کے بارے میں، ان کے رہنے کے بارے میں

آپ ان کی چھت کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو بہت اچھی بات ہے۔ اور دوسری چیزیں آپ ساتھ میں کرنا چاہتے ہیں، ہمارا حکومت کے ساتھ پورا support رہے گا۔ آنے والے دنوں میں جہاں پر بھی آپ کو ہماری ضرورت ہوگی، ہمارے support کی ضرورت ہوگی، اس ترقی کے کام میں ہماری پارٹی ضرور آگے آئے گی، اور پھر شہر حیدرآباد میں حالیہ دنوں میں GHMC elections ہوئے، آپ سب نے اچھا perform کیا، میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ GHMC elections میں خاص طور پر KTR صاحب کی لیڈرشپ میں آپ لوگوں کو بہت بڑی کامیابی ملی، اس کے لئے میں اپنی پارٹی کی طرف سے بھی آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آج GHMC limits میں اتنی بڑی population رہتی ہے، آج آپ کو infrastructure کو develop کرنے کی ضرورت ہے، آپ آج international city کے بارے میں بات کرتے ہیں، حیدرآباد کو international map پر رکھ کر دیکھ رہے ہیں، کہ آج ضروری ہے infrastructure کو اس میں ترقی دینی پڑے گی اور اس میں build کرنا پڑے گا۔ ہم حیدرآباد کے اندر برسوں سے کئی چیزوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں، ان پر ابھی نوٹریٹیو دینے کی ضرورت ہے۔ کئی ایسے علاقے ہیں، sewer lines کی re-modelling ہے، کئی ایسی جگہوں پر مائلے ہیں کہ اگر بارش، مانسون اچھا ہوتی تو localities میں over-flooding ہوتی ہے، تو اس کی جہاں جہاں ضرورت ہے، de-silting ہونی چاہئے۔ ٹالوں کی widening کرنا چاہئے، ان کو بڑا کرنا چاہئے تاکہ storm water جو ہوتا ہے، وہ نکل سکے۔ اس سے ہٹ کر آج GHMC میں آپ نے سوچہ حیدرآباد کے تحت پروگرام چلایا، کافی اچھا پروگرام تھا، کئی علاقوں میں آپ کے جو گروپ لیڈرس تھے، ان کے ساتھ میں چھوٹی بڑی جگہوں پر ہم گئے تھے، عوام نے ہم point out کیا تھا کہ ہم کو ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ ان علاقوں میں، ان محلوں میں ان کاموں کو انجام دینا ہے، لیکن اس کے باوجود آپ کے عہدے bureaucrats, IAS and IPS Officers کو آپ نے depute کیا تھا، کئی ایسے کاموں کو آپ نے identify کر کے sanction بھی کیا تھا، لیکن میں آپ کے ذریعہ حکومت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ کئی کام کافی حد تک مکمل نہیں ہوئے ہیں، ان کو نوٹریٹیو طور پر مکمل کرنا چاہئے۔ اس سے ہٹ کر حیدرآباد میں road widening کئی جگہوں پر ضروری ہے، جس طرح سے ٹرانک بڑھ رہی ہے، کئی جگہوں پر traffic problem آ رہا ہے، کئی جگہوں پر ہم دیکھتے ہیں کہ ambulance کو راستہ نہیں ملتا ہے، لوگ پریشان ہوتے ہیں تو آج کئی جگہوں پر road widening کی ضرورت ہے، اور آپ دیکھئے کہ کئی جگہوں پر road widening ہو چکی ہے، لیکن ڈیپارٹمنٹس کا co-ordination نہیں ہونے کی وجہ سے آج بھی کئی جگہوں پر electric poles ایسے ہی لگے ہوئے ہیں، widening ہونے کے باوجود street lighting کے poles ایسے ہی لگے ہوئے ہیں۔ ٹرانک کے جو vehicles ہوتے ہیں وہ روڈ کو پورے صحیح استعمال نہیں کر سکتے اور پھر ان چیزوں کو آپ مختلف ڈیپارٹمنٹس کے بیچ میں آپ co-ordination committee ٹھکانے تاکہ شہر کو بہتر بنایا جاسکے۔ اس سے ہٹ کر پانچ روپے کی جو اسکیم شروع کی گئی تھی، Five Rupees for a Meal، ایک وقت کا کھانا GHMC کی طرف سے، یہ جب ہم بلدیہ میں تھے، ہمارا میئر تھا، ہم نے اس کو MIM کی طرف سے

شروع کیا تھا، یہ بہت successful scheme ثابت ہوئی کہ ایک غریب کو شہر میں پانچ روپے میں ایک وقت کا کھانا کھانا ملتا ہے تو میں آپ سے کہوں گا کہ آپ اس اسکیم کو اور زیادہ ترقی دیجئے۔ اس میں بڑھلاؤ کیجئے، کئی ایسے علاقے ہیں، کئی اس کے اسٹاس لگا سکتے ہیں، دوپہر کے وقت میں ایک وقت کا کھانا غریب پانچ روپے میں پیٹ بھر کے کھا سکتا ہے۔ اس سے ہٹ کر property tax کو بڑھانے کی بات کی جارہی ہے۔ آج آپ دیکھئے property taxes اور دوسری چیزیں، آج مہنگائی بڑھتی جارہی ہے، تو اگر آپ property tax کو بڑھائیں تو یہ ایک additional burden ہوگا عوام پر۔ آپ property tax کو ویسے ہی رکھئے، میں اپنی پارٹی کی طرف سے مطالبہ کرتا ہوں، اور دوسری چیز یہ ہے کہ ہمارے پاس واٹر بورڈ ہے، Summer Contingency Plan ہمیشہ لیا جاتا تھا۔ اس سے پہلے اس کے تحت گرما آنے سے پہلے کئی ایسے علاقے ہیں جہاں پر پانی کی سپلائی کا کافی مشکل ہو رہی ہے۔ شہر میں کافی ایسی جگہیں ہیں جہاں پینکٹ کے ذریعہ پانی نہیں پہنچ سکتا۔ چھوٹے چھوٹے lanes and bylanes رہتے ہیں اور اتنی دھوپ میں ٹوٹوں کو باہر نکل کر پانی لینے میں مشکل ہوتی ہے۔ تو اس میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ اس میں کوشش کریں۔ ایسی جگہیں ہیں، چھوٹی چھوٹی بستیاں ہیں، وہاں پر پاور بورڈ کا انتظام کریں، وہاں پر ایک ٹیک گائیں ان کے قریب پانی مل سکتا ہے، اور دوسری چیز یہ ہے صاحب، ایریک مشین، آپ شہر میں overlines desilting ہونے سے پہلے استعمال کرتے ہیں، بالکل ٹھوسے سے مشینیں ہیں، دو دو، تین تین ایم ایل اس کے constituency میں ایک ہی مشین ہے۔ تو میں کہوں گا واٹر بورڈ کو اور نئی مشینیں خریدنی چاہئیں تاکہ lines کو clear کیا جاسکے۔ اس سے ہٹ کر ہمارے پاس ایک اور اسکیم جو minorities کے لئے ایک اسکیم کی گئی تھی، bankable اسکیم ہے لوٹس کے لئے، یہ بھی بہت successful scheme ہوئی ہے اس بارڈرڈ لاکھ کے قریب لوگ اس میں apply کر چکے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو کس طریقہ سے حکومت لون دے گی، subsidy دے گی، مجھے سمجھ میں نہیں آتا، اسی لئے اگر پورے ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو سبسڈی دی جائے تو اس میں قریب ڈھائی سو کروڑ لگتے ہیں، جو beneficiaries کو select کیا جائے گا، وہ کس طرح سے کیا جائے گا، میں حکومت سے جانتا چاہوں گا۔ اور اس سے ہٹ کر اس سے پہلے ہمارے پاس overseas scholarships کی اسکیم شروع کی گئی تھی۔ تو یہ بہت ہی اچھی اسکیم ہے، کافی پیسے یہاں سے باہر جا کر باہر کی یونیورسٹیز میں پڑھ رہے ہیں Higher Education کے لئے لیکن اس میں second instalment نہیں دیا گیا ہے۔ یہ financial year ختم ہو رہا ہے، میں کہنا چاہوں گا کہ اسی سال میں financial year ختم ہونے سے پہلے ان کی دوسری قسط release کی جائے۔ کافی پیسے آج امریکہ اور لندن میں پڑھ رہے ہیں، انہوں نے ہم سے contact کیا کہ صاحب ہم کو آنے والے semester میں فیس بھر رہا ہے، ہم کو یہاں پر کافی پریشان ہو رہی ہے تو میں کہوں گا کہ حکومت جلد سے جلد اس بات پر توجہ دے، ان کا second instalment جلد سے جلد release کرے۔ صاحب، اس سے ہٹ کر جہاں تک اوقافی جائیدادوں کا تعلق ہے، تھانڈا سٹیٹ وقت بورڈ، بن چکا ہے۔ پچھلے دو سال سے elected Wakf Board نہیں ہے جو حکومت کے تحت چل رہا

అందుకు సంబంధించిన Permanent Judge బాధ్యతలు వహించేందుకు నేను ముందు మాట్లాడే అవకాశం కల్పించినందుకు మీకు నా కృతజ్ఞతలు తెలుపుకుంటున్నాను. అదే విధంగా రెండవసారి ఈ శాసన మండలిలో మీ ముందు మాట్లాడే అవకాశం కల్పించిన మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి, మా జిల్లా మంత్రివర్యులకి, మా జిల్లా ప్రతినిధులందరికీ కూడా నా కృతజ్ఞతలు. గత 21 నెలల కాలంలో తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత, ఉద్యమ నాయకుడే ముఖ్యమంత్రి అయిన తరువాత, భారతదేశంలో ఉన్నటువంటి 29వ రాష్ట్రం అయినటువంటి తెలంగాణ రాష్ట్రం చేపట్టిన అభివృద్ధి, సంక్షేమ పథకాలను ప్రక్క రాష్ట్రాలే కాదు, దేశం యావత్తు మనకే చూస్తున్నది. ప్రజారంజకమైనటువంటి పరిపాలన సాగిస్తూ, అన్ని వర్గాల ప్రజల మనసులను చూరగొన్న మహా నేత మన ముఖ్యమంత్రి. ఏ ఒక్క వర్గంలోనూ ప్రభుత్వం పట్ల వ్యతిరేకత అన్నది లేదు అంటే అది మామూలు విషయం కాదు. ఎవరు ఒప్పుకున్నా, ఒప్పుకోకపోయినా ప్రజాసామ్యంలో ప్రజలే న్యాయనిర్ణేతలు. 49 ఓట్లు వచ్చిన వాళ్లు అవతల, అంటే ప్రతిపక్షంలో ఉంటే, 50 ఓట్లు వచ్చిన వాళ్లు ప్రభుత్వం లోపల ఉంటారు. ప్రజల తీర్పును గౌరవించి వచ్చినటువంటి వాళ్లు. అందుకే ముఖ్యమంత్రి గారి పరిపాలనను చూసిన ప్రజలు టిఆర్ఎస్ పార్టీకి పట్టం కడుతున్నారు. భారతదేశంలో అనేక రాష్ట్రాలు, అనేక ప్రభుత్వాలు, అనేక పార్టీలు ఉన్నాయి. ఆయా చోట్ల ఎన్నికలు జరిగినప్పుడు వ్యతిరేకంగా ఫలితాలు వస్తుంటాయి. కానీ, మన దగ్గర మాత్రం గడచిన 21 నెలల కాలంలో జరిగిన ఏ ఎన్నికలు చూసినా తెలంగాణ రాష్ట్రముఖ్యమంత్రి నాయకత్వానికి మద్దతు తెలుపుతూ, ప్రజలు తమ తీర్పును

మిస్టర్ డిప్యూటీ చైర్మన్: సి.ఎం.గారు వస్తారు. మిగతా అందరు మంత్రులు వస్తారు. సమాధానాలు చెప్తారు.

శ్రీ మహమ్మద్ ఆలి పబ్లికర్: నేను చెప్పింది అది కాదు. సి.ఎం. గారు తప్పకుండా వస్తారు, సమాధానం చెబుతారు.

— ఆంధ్రప్రదేశ్ లో, ఆంధ్రప్రదేశ్ లో, ఆంధ్రప్రదేశ్ లో —

శ్రీ బలసాని లక్ష్మీనారాయణ : అధ్యక్షా, గవర్నర్ గారి ప్రసంగానికి ధన్యవాదాలు తెలిపే తీర్మానంపై మాట్లాడేందుకు అవకాశం కల్పించినందుకు మీకు నా కృతజ్ఞతలు తెలుపుకుంటున్నాను. అదే విధంగా రెండవసారి ఈ శాసన మండలిలో మీ ముందు మాట్లాడే అవకాశం కల్పించిన మన గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి, మా జిల్లా మంత్రివర్యులకి, మా జిల్లా ప్రతినిధులందరికీ కూడా నా కృతజ్ఞతలు. గత 21 నెలల కాలంలో తెలంగాణ ప్రభుత్వం వచ్చిన తరువాత, ఉద్యమ నాయకుడే ముఖ్యమంత్రి అయిన తరువాత, భారతదేశంలో ఉన్నటువంటి 29వ రాష్ట్రం అయినటువంటి తెలంగాణ రాష్ట్రం చేపట్టిన అభివృద్ధి, సంక్షేమ పథకాలను ప్రక్క రాష్ట్రాలే కాదు, దేశం యావత్తు మనకే చూస్తున్నది. ప్రజారంజకమైనటువంటి పరిపాలన సాగిస్తూ, అన్ని వర్గాల ప్రజల మనసులను చూరగొన్న మహా నేత మన ముఖ్యమంత్రి. ఏ ఒక్క వర్గంలోనూ ప్రభుత్వం పట్ల వ్యతిరేకత అన్నది లేదు అంటే అది మామూలు విషయం కాదు. ఎవరు ఒప్పుకున్నా, ఒప్పుకోకపోయినా ప్రజాసామ్యంలో ప్రజలే న్యాయనిర్ణేతలు. 49 ఓట్లు వచ్చిన వాళ్లు అవతల, అంటే ప్రతిపక్షంలో ఉంటే, 50 ఓట్లు వచ్చిన వాళ్లు ప్రభుత్వం లోపల ఉంటారు. ప్రజల తీర్పును గౌరవించి వచ్చినటువంటి వాళ్లు. అందుకే ముఖ్యమంత్రి గారి పరిపాలనను చూసిన ప్రజలు టిఆర్ఎస్ పార్టీకి పట్టం కడుతున్నారు. భారతదేశంలో అనేక రాష్ట్రాలు, అనేక ప్రభుత్వాలు, అనేక పార్టీలు ఉన్నాయి. ఆయా చోట్ల ఎన్నికలు జరిగినప్పుడు వ్యతిరేకంగా ఫలితాలు వస్తుంటాయి. కానీ, మన దగ్గర మాత్రం గడచిన 21 నెలల కాలంలో జరిగిన ఏ ఎన్నికలు చూసినా తెలంగాణ రాష్ట్రముఖ్యమంత్రి నాయకత్వానికి మద్దతు తెలుపుతూ, ప్రజలు తమ తీర్పును

12.40 శ్రీ మహమ్మద్ ఆలి పబ్లికర్: అధ్యక్షా, ఇక్కడ మినిస్టర్స్ ఎవరూ లేరు. మేము చెప్పి విషయాలు ఎవరు రాసుకుంటున్నారో తెలియదు. నిన్న ఒకరున్నారు, ఈ రోజు మరొకరు ఉన్నారు. గంటగంటకు ఒకరు మారిపోతున్నారు. ఆఫీసర్స్ లాబీలో ఏ ఒక్క ఆఫీసర్ లేరు. ఇంత చిన్న చూపా కౌన్సిల్ అంటే ? పెద్దల సభను ఇంత చిన్న చూపు చూస్తే ఎలా?

తెలిపే తీర్మానంపై చర్చ

చాలా స్పష్టంగా తెలిపారు. దానికి మనం అందరం వారిని అభినందించాలి. తెలంగాణ రాష్ట్రం సాధించుకున్న తరువాత ముఖ్యమంత్రి తీసుకున్న గొప్ప నిర్ణయాలు వారికి ఈ విజయాన్ని సాధించిపెట్టాయి. కార్మికులు, ఉద్యోగులు, కర్షకులు, ఇలా అన్ని వర్గాలు, కులాలు, మతాలను కలుపుకుపోతూ, ఏ ఒక్క వర్గపు ప్రజలను దూరం చేసుకోకుండా వారి సంక్షేమం కోసం ఆలోచించే వ్యక్తి మన ముఖ్యమంత్రిగారు.

ఒక ఆటో డ్రైవర్ ఉంటే అతని ఆరోగ్యం, ఆర్థిక పరిస్థితిని గురించి ఆలోచించి, వారికి వెహికల్ టాక్స్ రద్దు చేసి, రూ.5లక్షలు ఇన్సూరెన్సు సౌకర్యం కల్పించారు మన ముఖ్యమంత్రిగారు. అలాగే ఉద్యోగస్థులు PRC కొరకు ధర్నాలు చేస్తే, వారికి వెంటనే ఫిట్ మెంట్ 43 శాతం ప్రకటించారు. వయోవృద్ధుల కోసం ఆసరా పింఛన్లు, వికలాంగులకు ఆనాడు రెండువందల రూపాయలు ఉండే పింఛన్నే ఈనాడు ఎంతకు పెంచారు? పదిహేను వందల రూపాయలు. ఆనాడు బడ్జెట్ 800 కోట్ల రూపాయలు, మరి ఈనాటి బడ్జెట్ 4,800 కోట్ల రూపాయలు. ఆనాడు 22 లక్షల మందికి పింఛన్లు ఇస్తే, ఈనాడు 32 లక్షల మందికి ఇస్తున్నాం. ఇంకా ఇవ్వవలసిన వారికి ఇస్తాం. వితంతువలకు ఏ రోజు దరఖాస్తు పెట్టుకుంటే ఆ నెలలోనే వారికి ఫించను ఇచ్చేటువంటి అవకాశం కల్పిస్తున్నాం. గతంలో 2 నెలలలో, 6 నెలలలో, సంవత్సరానికో ఎన్నికలు వస్తేనే వృద్ధాప్య పింఛన్లు ఇచ్చేవారు. మరి ఇప్పుడు 60 సంవత్సరాలు నిండి, వారికి అర్హత వచ్చిన వెంటనే ఎలాంటి గడువులేదీ పెట్టకుండా, సంవత్సరం అంతా పింఛను ఇవ్వడానికి అవకాశం కల్పించింది. అలాంటి పథకాలేకాకుండా, మొన్న ఖమ్మంలో ముఖ్యమంత్రిగారు పంపింగ్ వెల్ రోడ్ మీదగా వెళుతుంటే, అక్కడ మురికికాలువలు చూసి, కారులో నుండి దిగి అక్కడ ఉన్న కొందరు మహిళలతో మాట్లాడారు. అందులో వడ్డెర కులానికి చెందిన ఒక మహిళ ఈ విధంగా అడిగింది. “అయ్యా మేము మీ ప్రభుత్వంలో ఏం తప్పు చేసినాము, మాకు ఎందుకు అన్యాయం చేశారు” అని

అడిగింది. దానికి ముఖ్యమంత్రిగారు ఆశ్చర్యపడి, మేము ఏం అన్యాయం చేశామమ్మా అని అడిగారు. అందుకు ఆ మహిళ ఆసరా పింఛన్లు, వృద్ధాప్య పింఛన్లు, వికలాంగుల పింఛన్లు ఇచ్చారు, మరి కళ్యాణ లక్ష్మి అనేది SC, ST లకు ఇచ్చారు, మేము చేసిన తప్పు BC లుగా పుట్టడమేనా అని అడిగింది. దానికి ఆలోచిస్తా అని చెప్పిన ముఖ్యమంత్రిగారు ఖమ్మం నుండి హైదరాబాద్ వచ్చేలోపలే ఆలోచించి, మరుసటి రోజు మీటింగ్ పెట్టి, ఎవరైతే అణగారిన, బలహీన, వర్గాల వారున్నారో వారికి వెనుకబడిన వర్గాల వారితోపాటు, తెల్ల రేషన్ కార్డు ఉన్న ప్రతి పేదవారికి కళ్యాణ లక్ష్మి పథకం అమలు చెయ్యాలని చెప్పిన గొప్ప మానవతా మూర్తి. ఒక ముసలావిడ అడిగితే వెంటనే స్పందించిన వ్యక్తి. ఈ రాష్ట్రంలో ఉన్న సుమారు ఎనభై లక్షల మంది తెల్లరేషన్ కార్డు వాళ్లందరికీ అవకాశం కల్పించారు.

ఈ రోజు ఇరిగేషన్ గురించి చాలా మంది పెద్దలు మాట్లాడారు. ప్రాజెక్టుల విషయంలో మనం ఎందుకు వెనుకబడి ఉన్నట్టు? ఒక ప్రక్క గోదావరి, మరొక్క ప్రక్క కృష్ణా నదులు పారుతున్నా, మనకు నీరు వచ్చే పరిస్థితి లేదు. దీనికి కారణము 66 సంవత్సరాలు పరిపాలించిన పాలకుల పథకాలు. ఈనాడు కాళేశ్వరం, ప్రాణహిత, పెనుగంగ, దిండి గురించి మాట్లాడుతున్నాం. ఇంతకు ముందు పాలకులలో మనం లేమా! అప్పుడు మనం ఈ సభలలో లేమా? ఇంతకు ముందు పాలకులు చెయ్యలేని పనిని మన ముఖ్యమంత్రిగారు చేశారు. ఒకటిన్నర సంవత్సర కాలంలో భారతదేశంలో ఉన్న మేధావులను, రాష్ట్రంలో ఉన్న నిపుణులను సంప్రదించి అనేక maps, google చూసి, వ్యాప్టోస్ సంస్థను కూడా ఇక్కడికి తీసుకొచ్చింది. ఆయనకు పని చేయాలనే కోరిక ఉన్న మనిషి. ప్రజలందరికీ కనీసం సాగునీరు, త్రాగునీరు అందించాలనే లక్ష్యంతో ఈనాడు మహారాష్ట్ర తోటి మహా ఒప్పందం చేసుకున్న పరిస్థితి మనం చూశాం. ఇంకా దీనిలో మార్పులు, చేర్పులు జరగవచ్చు. దిండి ప్రాజెక్టుకు టెండర్స్ ను కూడా పిలవడం జరిగింది. భద్రాచలం లో ఉన్న శ్రీరామ సాగర్ ప్రాజెక్టు, దుమ్ముగూడెం,

మేము అనేక సార్లు చెప్పాం ఇందిరాసాగర్, రాజీవ్ సాగర్ ప్రాజెక్టులకు ఫీజిబిలిటీ లేదని చెప్పాము. నాగార్జున సాగర్ టేల్ పాండ్ ఉంది. ఇది అవసరం లేని ప్రాజెక్టు, మీరు దుమ్ముగూడెం నుండి తీసుకుపోయి నాగార్జున సాగర్ లో కలపడం కంటే కాదు అని. అప్పటికే దీనిపై వెయ్యి కోట్లు ఖర్చు పెట్టారు. ఐనా ప్రభుత్వం వినలేదు. ముగ్గురు ముఖ్యమంత్రులు మారారు. కాని ఎవరూ ప్రజాప్రతినిధులకు గౌరవం ఇవ్వలేదు. మీరు చెప్పిన తరువాత కూడా వెయ్యి కోట్లు గంగలో కలిపారు. ఇప్పుడు ఇందిరా సాగర్ కు పెట్టినటువంటి రూ.1500 కోట్లకి కూడా ఫీజిబిలిటీ లేకుండా పోయింది. పోలవరం ముంపు ప్రాంతంలో ఉండడం వల్ల, పనికిరాకుండా పోయింది. రాజీవ్ సాగర్ ప్రాజెక్టుకు తల ఒక చోట, తోక ఒక చోట పెట్టి, ఒక్కటి అన్నా హెడ్ వర్క్ లో లేకుండా రూ.14,15 వందల కోట్ల ప్రజాధనం దుర్వినియోగం చేశారు.

నేటిమన గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు ఖమ్మం జిల్లా పాలేరు నియోజక వర్గం ఎడారిలా ఉందన్న విషయం దృష్టిలో పెట్టుకుని, రూ.100 కోట్లతో భక్త రామదాసు లిఫ్ట్ ఇరిగేషన్ ప్రాజెక్టుని మంజూరు చేయడమే కాదు, వెంటనే టెండర్లు పిలిచి, నిన్నటినుండి పనులు కూడా మొదలుపెట్టించారు. పది ఎకరాల భూమి అవసరమైతే, మొన్ననే లాండ్ ఎక్విజిషన్ ప్రక్రియ కూడా పూర్తిచేయించారు. అరవై ఐదు వేల ఎకరాలకు మూడు నెలల్లో నీళ్లు ఇవ్వాలని చెప్పారు. అందువల్ల పాలేరు పరిధిలో ఉన్న వర్ల మండలం గాని, కూసుమంచి, తిరుమలాయపాలెం ఈ మూడు మండలాల పరిధిలో ఉన్న పంటపొలాలకు నీటి వసతి లభించబోతున్నది. ఇటువంటి మంచి పనులు ఆలస్యం లేకుండా జరుగుతున్నందుకు మనం వారిని అభినందించవలసిన అవసరం ఉంది. ఆ రోజున జలయజ్ఞం, ధనయజ్ఞం అని రకరకాల పనులు జరిగినటువంటి పరిస్థితి మనం చూసాము. అందుకు భిన్నంగా ఈ రోజు ప్రజా సంక్షేమ కార్యక్రమాలు అనేకం జరుగుతుంటే మనం ప్రోత్సహించవలసిన అవసరం ఉంది. ప్రతిపక్షాలు ఆ పని చేయలేకపోయినా, తెలంగాణ రాష్ట్ర

ప్రజలు ముఖ్యమంత్రిగారికి అండగా నిలబడి ఉన్నారు. తమ మద్దతు సంపూర్ణంగా తెలుపుతున్నారు. వెన్నుతట్టి ముందుకు వెళ్లండి, మేమంతా మీవెంట ఉన్నామని చెబుతున్నారు. అందుకు నిదర్శనమే ప్రతి ఎన్నికల్లో టిఆర్ఎస్ పార్టీకి భారీ మెజారిటీతో వట్టం కడుతున్నారు. ఖమ్మం జిల్లాలో టిఆర్ఎస్ అంత బలమైన పార్టీ కాకపోయినా, మొన్న జరిగిన ఎం.ఎల్.సి. ఎన్నికల్లో గాని, నిన్న జరిగిన మున్సిపల్ ఎన్నికల్లో గాని టిఆర్ఎస్ పార్టీ ఘనవిజయం సాధించగలిగింది.

ప్రతి ఇంటికి నీరందించే మిషన్ భగీరథ పథకం కానివ్వండి, చెరువులను పునరుద్ధరించే మిషన్ కాకతీయ పథకం కానివ్వండి ఇతర రాష్ట్రాలు సైతం ప్రశంసలు కురిపిస్తూ, ఆ పథకాలను వారు కూడా అమలుచేయడానికి ముందుకు వస్తున్నారు. అలాగే ప్రభుత్వం రూపొందించిన నూతన పారిశ్రామిక విధానం వలన పెట్టుబడులు పెట్టడానికి పెద్ద ఎత్తున పారిశ్రామికవేత్తలు వుండుంకు రావడం జరుగుతున్నది. అలాగే వంచాయతీ రాజ్ గాని, ఆర్ & బి రోడ్లు కానివ్వండి. నేను ముప్పై సంవత్సరాలనుండి చూస్తున్నాను. ఏ రాజకీయ పార్టీ అధికారంలో ఉంటుందో వారి నియోజక వర్గాలలోనే పనులు చేపట్టేవారు. కాని ఈ ప్రభుత్వం రాజకీయాలకు తావు లేకుండా, రూ.10,000 వేల కోట్ల ఖర్చుతో రాష్ట్రంలో ఉన్న అన్ని రోడ్లను పునరుద్ధరించారు. అధికార పక్షమా, లేక ప్రతిపక్షమా అని చూడలేదు. ప్రజా ప్రతినిధులు అడిగినా, అడగకపోయినా అన్ని రోడ్లను రెన్యూవల్ చేసినటువంటి ఒక మంచి, మానవతా దృక్పథంతో వుండుంకు పోతున్న నేత మన ముఖ్యమంత్రిగారు.

ఇతర పార్టీల నుండి టిఆర్ఎస్ లోకి కొంతమంది ప్రజాప్రతినిధులు చేరుతుంటే, కొంతమంది నాయకులు దానిగురించే మాట్లాడుతున్నారు. మిషన్ కాకతీయ పోయింది, మిషన్ భగీరథ పోయింది, ఇరిగేషన్ ప్రాజెక్టులు పోయినయి, ఆసరా పించి పోయినయి. వాటినన్నిటిని వదిలివేసి, ముఖ్యమంత్రిగారికి వేరే పని లేదు, ఎమ్మెల్యేలను చేర్చుకోవడం తప్ప అంటూ మాట్లాడుతున్నారు. అసలు

తెలిపే తీర్మానంపై చర్చ

దీనికి ఒక చర్చ పెట్టుకోవలసిన అవసరం ఉంది. ఈ “ఆక్షర్ ఆపరేషన్” పథకం ఎవరు మొదలుపెట్టారు? ఈ ఫిరాయింపుదారులను ప్రోత్సహించింది ఎవరు? ఏ పార్టీ ? ఆసరా పథకం వెయ్యి రూపాయలతో కెసిఆర్ గారు ప్రారంభించారు. రాజశేఖర రెడ్డిగారు ఆరోగ్య శ్రీ పథకం పెట్టారు. చంద్రబాబు నాయుడుగారు జన్మభూమి పథకం పెట్టారు, ఎన్టీఆర్ గారు కిలో రెండు రూపాయల బియ్యం పథకం ప్రవేశపెట్టారు. ఇలా వారు తలా ఒక పథకాన్ని అమలులోకి తెచ్చారు. అలాగే ఆపరేషన్ ఆక్షర్ పథకం ఎవరు ప్రారంభించారు? నాందీ ఎవరు పలికారు? ఆ పథకం పెట్టిన వ్యక్తులే నేడు మాట్లాడుతుంటే జనం నవ్వుకుంటున్నారు. 2004లో టిఆర్ఎస్ ను చీల్చింది ఎవరు? ఈ రోజు ఆంధ్రలో జరుగుతున్నది ఏమిటి? కేంద్రంలో మీ పదవులు కాపాడుకోవడానికి పార్లమెంట్ లో చేసింది ఏమిటి? అందుకు చట్టసభలలో ప్రసంగాలు చేసేటప్పుడు ఆలోచించి మాట్లాడాలి. వాస్తవమే మాట్లాడాలని కోరుకుంటూ, నాకు ఈ అవకాశమిచ్చినందుకు ధన్యవాదాలు తెలుపుకుంటూ, ఇంతటితో నా ప్రసంగాన్ని ముగిస్తున్నాను.

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి: అధ్యక్షా, రాజ్యాంగ ప్రతినిధి, రాజ్యాంగ పరిరక్షకుడు, ప్రజాస్వామ్య విలువల సంరక్షకుడు అయిన గవర్నర్ గారి వల్ల, ఆ యొక్క వ్యవస్థ వల్ల ఎంతో గౌరవం నాకు ఉన్నప్పటికీ, వారు ఉభయసభల నుద్దేశించి చేసిన ప్రసంగం వాస్తవానికి విరుద్ధంగా, చక్కటి మాటల గారడీతో తయారు చేసి, ప్రజల ముందు పెట్టారని చెప్పడానికి నేను వెనుకాడడం లేదు. ఇది చాలా శోచనీయమైనటువంటి విషయం. టక్కుటమార, గోకర్ణ, గజకర్ణ విద్యలన్నీ ప్రదర్శించారు.

ప్రముఖ కవి శ్రీ కాళోజీగారు ఏమన్నారంటే...

“అభ్యర్థి ఏ పార్టీ వాడని కాదు, ఏ పాటి వాడో చూడు, ఎన్నుకుంటే వెలగబెట్టడం కాదు, ఇప్పటిదాకా ఏమి చేశాడో చూడు,

అతను పెట్టుకున్న టోపీని చూడకు,

అతను పెట్టిన టోపీలను చూడు..”

ఈ ప్రసంగం దాన్ని గుర్తు చేస్తున్నది.

అధ్యక్షా, నేను ఎప్పుడూ పాజిటివ్ గానే మాట్లాడతా. వాస్తవాలే చెబుతా. అలాగే వాస్తవ విరుద్ధమైన విషయాలుంటే దాపరికం లేకుండా బయటపెడతాను. ఒక వైపు వరుస కరవులు, మరొక పక్క వర్షాభావంతో ఖరీఫ్, రబీ అన్ని పంటలూ దెబ్బతిన్నాయి. పత్రికల్లో వార్తలు చూడడం కాదు. మేమంతా గ్రామస్థాయి నుండి వచ్చినవాళ్లము. మా జిల్లాలో వెంకూపురం ప్రాంతం గురించి మా సోదరులు బలసానిగారికి తెలుసు. ఈ రోజు సాగు నీరు ఎలాగూ లేదు. పశువులకు తాగు నీరు లేదు. ఏ గ్రామంలో చూసినా భయంకరమైన పరిస్థితులు ప్రజలను కృంగదీస్తున్నాయి.

ఇలాంటి నేపథ్యంలో చర్చలు జరుగుతుంటే, అరవై సంవత్సరాల కాలంలో మీరు చేసిన పాప ఫలితం అంటూ ఒకే ఒక్క ట్యాగ్ లైన్ చెబితే సమస్య పరిష్కారం కాదు. ప్రతి మాట ఆలోచించి, ఆచితూచి మాట్లాడాలి. తప్పించుకోవడం కొరకు రకరకాల మాటలు చెప్పవచ్చు. “I do swear in the name of God that I will bear true faith and allegiance to the Constitution of India by Law established” అని మనం ప్రమాణం చేశాము.

ప్రభుత్వం అంటే చట్టం, న్యాయం, ధర్మం. ఈ ముక్కూలి పీటపై నిలబట్టం కూడా చాలా కష్టం. దానికి దిల్ ఉండాలి, ధైర్యం కావాలి. నిన్న ఒక మంత్రిగారు రాజ్యాంగ విరుద్ధంగా ఏదన్నా ఒక్కటి చెప్పు అన్నారు. నేను కోకొల్లలు చెప్పగలను. ఈ రోజు నేషనల్ ఏవరేజ్ కంటే గ్రోత్ ఎక్కువ అని సభ ప్రారంభంలో చెప్పారు. పాజిటివ్ గా ఉండటం మంచిదే. 2015-16వ సంవత్సరానికి 11.7% State expected growth rate అని చెప్పారు. GSDP అంటే Gross State Domestic Product National Growth Rate 8.6% ఉంది.

**1.00** | ఉమ్మడి రాష్ట్రంలో ఉన్న రూ.148622 కోట్ల  
**మ.** | అప్పులలో రాష్ట్ర విభజన జరిగిన తర్వాత  
01.06.2014న మన తెలంగాణ వాటా క్రింద రూ.  
61711.50 కోట్ల అప్పు వచ్చింది. పర్ కేపిటా ఇన్ కమ్  
చెప్పినప్పుడు పర్ కేపిటా డెబ్ ఎంతో కూడా చెప్పాలి. ఇది

నా జేబు నుంచో, కేసిఆర్ గారి నుంచో రాదు, ఇది అల్టిమేట్ గా ప్రజల ల్యాండ్ మనీ. ప్రజలు చట్టాలను గౌరవించాలంటే చట్టాలలో లోపాలు ఉండకూడదు. లోపరహితమైన చట్టాలు చేయడం, అమలు చేయడం రాజు విధి అనుకుంటే చాలా అన్యాయం. గతంలో చాణక్యుడు చెప్పిన రాజనీతి ప్రకారం రాజుకి సత్యంతో పని లేదు, అబద్ధాలను నిజాలుగా చెప్పే ప్రతిభ ఉంటే చాలు. తీయని మాటలు రుచించినంతగా నిజాలు రుచించవు. తీయని మాటలతో నిజాన్ని కప్పిపుచ్చే వారిని పట్టుకోవడం కష్టం. మాటలు కోటలు దాటుతున్నాయి కానీ చేతలు గడప దాటడం లేదు. అదీ పరిస్థితి. సహృదయంతో అర్థం చేసుకుంటారని అనుకుంటున్నాను. మామైపు నుంచి **constructive criticism** ఉంటుంది. మీరు చేసే మంచి కార్యక్రమాలను బరాబర్ గా చెబుతాం.

శ్రీ కొంపల్లి యాదవరెడ్డి: గౌరవ సభ్యులు జియన్ డిపీ, గ్రోత్ రేటు గురించి మాట్లాడారు. నిజమే, ఉమ్మడి రాష్ట్రంలో రూ.1486022 కోట్లలో మన వంతుగా, మన వాటాగా రూ.61వేల కోట్ల అప్పు వచ్చింది. ఆ తర్వాత మనకి అప్పుల భారం పెరిగింది. ఉమ్మడి రాష్ట్రంలో వాళ్లు ఏ రంగానికి ఖర్చు పెట్టకుండా తెలంగాణాని నిర్లక్ష్యం చేశారు. తెలంగాణ రాష్ట్రం ఏర్పడిన తర్వాత ఒక్క పవర్ సెక్టారులోనే రూ.91వేల కోట్ల పెట్టుబడి పెట్టాం. ఇంకా వాటర్ గ్రీడ్, ఇరిగేషన్ లో మనం ఖర్చు చేశాం. ఈ అప్పుల భారం ఎలా పెరిగిందో చూడాలి. పవర్ లేదు కాబట్టి దాన్ని తీసుకరావడానికి రూ.91వేల కోట్ల పెట్టుబడి పెట్టవలసి వచ్చింది. ప్రగతిశీల రాష్ట్రంలో అప్పులు తప్పవు.

శ్రీ మహమ్మద్ ఆలి పబ్లిక్: సార్, యాదవరెడ్డిగారు చాలా సీనియర్ సభ్యులు, ఈసభకి ఆయన మూడుసార్లు ఎన్నికయ్యారు. రూ.91వేల కోట్లను కేవలం పవర్ సెక్టారులో పెట్టామని చెప్పారు. తమరి ద్వారా వారిని కోరేదేమంటే - మీరు ఈవిషయాన్ని గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారికి చెప్పండి. మేము పదేపదే చెబుతున్నాం. బైపర్ కేపిస్ యాక్ట్ ప్రకారం మనకు యన్ టిపిసి నుంచి నాలుగువేల మెగావాట్లు, ఒక్కొక్క మెగావాట్ రూ.6వేల కోట్లయితే రూ.24వేల కోట్లతో మనకు

పవర్ వస్తుంది, అది కూడా తక్కువ రేటులో దొరుకుతుంది. ఇప్పటికే 21మాసాలు పూర్తయింది. ప్రక్కన ఉన్న ఆంధ్రప్రదేశ్ రాష్ట్రంలో వాళ్లు కేంద్రాన్ని అడిగి ఐఐటి, ఐఐఐటి, ఎయిఎస్సీ, పెట్రోలియం యూనివర్సిటీ తెచ్చుకున్నారు. మనం కేంద్రాన్ని అడిగింది రెండే రెండు. అవి ఒకటి - ప్రాణహిత-చేవెళ్ల ప్రాజెక్టుకి జాతీయ హోదా కల్పించాలని, రెండు - యన్ టిపిసి ద్వారా నాలుగువేల మెగావాట్ల విద్యుత్ ఇవ్వాలని. యన్ టిపిసి ద్వారా ఉత్పత్తి అయ్యే విద్యుత్ యూనిటాకి రూ.2లు లేదా రూ.2.40పైసలు పడుతుంది, అదే ఇంపోర్టెడ్ కోల్ తో తయారైన విద్యుత్ యూనిటాకి రూ.5 నుంచి రూ.6లు అవుతుంది. ఇది చాలా భారం అవుతుంది. ఇక్కడ ఉన్న సభ్యులమంతా కలిసి గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారికి చెబుదాం, **let us first concentrate on NTPC.**

(సభ్యులు శ్రీ పాతూరి సుధాకర్ రెడ్డి నుంచి అంతరాయం)

శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డి: అధ్యక్షా, మీరు మా రెస్పూన్సిబిలీటీ కావాలి. ఇది మంచి సాంప్రదాయం కూడా కాదు. మనిషికి సత్యం కావాలి, అసత్యం అనుభవంలోకి రావాలని అంటారు. నిన్న రాజ్యాంగం గురించి ఒక సభ్యుడు మాట్లాడారు. ఏ సమయానికి ఏమి చేయాలో గొప్ప కార్య నిర్వహణ చెప్పారు. మనిషి చేసే పనిలో నిజాయితీ అవసరం. వాళ్ల అంతరాత్మ సాక్షిగా ఏమి జరుగుతోందో వాళ్లకి కూడా తెలుసు.

కరువు, తాగునీరు, వ్యవసాయం ... గవర్నర్ ప్రసంగంలో కరువు నివారణ చర్యల గురించి చెప్పలేదు. ఈరోజు ప్రజలు ఆశిస్తున్నారు. కేంద్రం కూడా శీతకన్ను వేసింది. కేంద్రానికి వీళ్లిచ్చిన నివేదికలో రూ.300కోట్లు, లేదా రూ.400కోట్లు అడిగినట్లున్నారు. అది ఏవూలకో తెలియదు. రూ.50కోట్ల, రూ.80కోట్ల తాగునీటికి ఇచ్చారు. ఈరోజు వ్యవసాయం కుదేలైపోయింది. రైతులకు మొత్తం ఎన్ని అప్పులున్నాయో తేల్చడానికి నాగిరెడ్డి కమిటీ వేశారు. వాస్తవ లెక్కల ప్రకారం అవి రూ.23480కోట్లు, బంగారం

తెలిపే తీర్మానంపై చర్చ

తాకట్టుపెట్టి తెచ్చుకున్న అప్పులు, ఇతరత్రా అన్నీ కలుపుకొని. అయితే అవి మొత్తం రూ.17047.53కోట్లని అంటున్నారు. ఇప్పుడు ఒకేసారి మాఫీ చేసే పరిస్థితి లేదు. మూడో దశ రుణమాఫీ ఇప్పుడు ఇస్తామని చెబుతున్నారు. ఇప్పుడున్న పరిస్థితుల్లో ఒకేసారి రుణాలను మాఫీ చేస్తే రైతులకు కొంత రిలీఫ్ ఉంటుంది.

రైతులకు పంట రుణాల క్రింద ఇంకా రూ.11వేల కోట్లు ఇవ్వవలసి ఉంది. టార్గెట్ రీచ్ కాలేదు. పంట రుణాల క్రింద రైతులకు ఇవ్వవలసిన రూ.27999కోట్లలో రూ.16వేల కోట్లు మాత్రమే ఇచ్చారు. ఈ రుణ మాఫీ లబ్ధిదారులు మొత్తం 35.82లక్షల మంది రైతులు. నిధులు దుర్వినియోగం అవుతున్నాయని, ఒకేసారి రుణాలు మాఫీ చేయకపోతే రూ.1700కోట్లు మిగులుతాయని అధికారులు ఇచ్చిన నివేదికల ప్రకారం మీరు చేయడం చాలా అన్యాయం. లక్ష కోట్ల బడ్జెటు పెడుతున్న సందర్భంలో రైతుల గురించి ఆలోచించండి. వ్యవసాయదారుడైన ఒక ముఖ్యమంత్రి హయాంలో, ఫార్మ్ హౌస్ నిర్వహిస్తున్న ఆయనకి రైతు ఆదాయ వనరులు ఏమిటో తెలుసు. ఆయన దయార్థహృదయుడని మీరేదైతే అనుకుంటున్నారో మేము కూడా అలాగే భావిస్తున్నాం. గతంలో కూడా అప్పీల్ చేశాం, వ్యవసాయశాఖా మంత్రి గారు కూడా రైతే. ఒకేసారి రుణాలను మాఫీ చేస్తామని, అతి తొందర్లో చేస్తామని ఈసభలో మీ సమక్షంలోనే అన్యూరెన్స్ ఇచ్చారు అధ్యక్షా. ఆ విషయంపై మాట్లాడిన పాపానికి ఆ హౌస్ నుంచి, ఈ హౌస్ నుంచి మమ్మల్ని బయటకి పంపించారు ఆనాడు. ఇప్పటికైనా సరే ఈ బడ్జెటులో ఒకేసారి రైతు రుణాలను మాఫీ చేయాల్సిన అవసరం ఉంది. మూడు దశల్లో చేస్తామని గవర్నర్ ప్రసంగంలో చెప్పారు, మేము దాన్ని తీవ్రంగా ఖండిస్తున్నాం.

ఉపాధి హామీ పథకం చాలా ముఖ్యమైనది. ఉపాధి లేక మహబూబ్ నగర్ జిల్లాలో బాంబేకి వలసపోతున్నారు. తెలంగాణ మొత్తంలో 5601171 జాబ్ కార్డులుంటే, బిసి జనాభా 51శాతం, యస్సీ జనాభా 24శాతం, మిగిలిన వాళ్లు యస్టీలున్నారు. కేంద్ర బడ్జెటులో ఉపాధి హామీకి

రూ.38500కోట్లు ఇచ్చారు. స్టేట్ కాంపోనెంట్ క్రింద ఇవ్వవలసిన రూ.300 కోట్లు పెండింగులో ఉంది. ఉపాధి హామీ క్రింద కూలీలకు ఇవ్వవలసిన రూ.300కోట్ల బిల్డ్ పెండింగులో ఉన్నాయి. అది కూడా గవర్నర్ ప్రసంగంలో మెన్షన్ చేయలేదు. చాలా అన్యాయం. కరువు విలయతాండవం చేస్తున్న పరిస్థితుల్లో వారు సహృదయంతో అర్థం చేసుకోవాలి. రంగారెడ్డి జిల్లా, చేవెళ్ల మండలం, ఆలూరులో గతంలో ప్రధానమంత్రి ఈ ఉపాధి హామీ పథకాన్ని ప్రారంభించారు. ఒక్క రంగారెడ్డి జిల్లాలోనే రూ.35కోట్ల పెండింగు బిల్డ్ ఉన్నాయి. ప్రజలు ఉపాధి లేక వలసపోతున్నారు. మెటేరియల్ కాంపోనెంట్ 40శాతం, లేబర్ కాంపోనెంట్ 60శాతం ఉంటుంది. దయచేసి ఆలోచించాలి.

ఇక ఇరిగేషన్ విషయానికి వస్తే - పోలవరం ప్రాజెక్టు రీడిజైనింగ్ గురించి రెండు సభలలో తీర్మానం చేసుకున్నాం. హనుమంతరావు గారు లాంటి నిపుణులు ఇచ్చిన నివేదికలున్నాయి. చాలామంది చెప్పారు. సార్, ఇప్పుడున్న పోలవరం డిజైనుతో మా ఖమ్మం జిల్లా ఇంకా మునిగిపోతుంది, భద్రాచలం టౌను ఉండదు, దుమ్ముగూడెం ఉండదు, బ్యారేజీలు కట్టాలన్నారు. ఏడు మండలాలను అన్యాయంగా కలిపేసుకున్నారు, బుల్డోజ్ చేశారు. మూడు, నాలుగు లక్షల గిరిజనుల పరిస్థితి అగమ్యగోచరంగా ఉంది. తాగునీరు, వైద్యం, బేసిక్ రెవెన్యూ సర్టిఫికేట్లు లేవు, అసలు అక్కడ పాలనే లేదు. ఆ రాష్ట్రంలో కలిపేశారు, టెక్నికల్ గా ఆ ప్రభుత్వమే పాలన అందించాలి అక్కడ. కానీ ఈ ప్రభుత్వం మానవతా దృక్పథంతో ఆరువూసాలు సహాయం చేసింది. ముఖ్యమంత్రిగారికి మేము రిప్రజెంట్ చేస్తే వాళ్లు సెటిల్ అయ్యేంత వరకు కొన్ని అత్యవసర సేవలు అందించమని చెప్పారు. మొన్నటి వరకు మనతో కలిసి ఉన్నారు కాబట్టి వీలైనంత వరకు సదుపాయాలు కల్పించమని చెప్పారు. కొంతవరకు మేలు జరిగినా చింతూరు నుంచి అనేక రిప్రజెంటేషన్స్ వచ్చాయి. మేము అక్కడ ఉండం, మాప్రాంతమైన భద్రాచలానికి తీసుకొచ్చి మీలో కలుపుకోండి,



మేము ఈ దుర్భరమైన బతుకులు గడపలేమని చెబుతున్నారు.

అలాంటి పరిస్థితుల్లో పోలవరం రీడిజైనింగు గురించి ఆలోచించవలసిన అవసరం ఉంది. దాని గురించి గవర్నర్ ప్రసంగంలో ఒక్క మాటంటే ఒక్క మాట కూడా చెప్పలేదు, ప్రభుత్వం సూచించిందే అందులో చెబుతారు కాబట్టి ప్రభుత్వ దృక్పథం ఏమిటో చెప్పలేదు. కనీసం పోలవరం రీడిజైనింగు గురించి కేబినెట్ లో చర్చిస్తారని అనుకున్నాం. ఇది నిజంగా రాజ్యాంగానికి అవమానమా కాదా? ఈ చట్టసభలో తీర్మానం చేసి, స్వయంగా ముఖ్యమంత్రిగారే ప్రధానమంత్రి దగ్గరకు డెలిగేషన్ లీడ్ చేస్తామని చెప్పిన తర్వాత ఈ విధంగా చేస్తే ఇది దేని కిందకు వస్తుంది? మన హాంసీకి గౌరవం లేదా? ఆ హాంసీకి గానీ, ఈ హాంసీకి గానీ గౌరవం లేదా? ఇప్పుడున్న డిజైన్ ప్రకారం ప్రాజెక్టు నిర్మాణం చేస్తే చాలా ఇబ్బంది అవుతుంది, దాన్ని రీడిజైన్ చేయండని కోరుతూ యునానిమస్ గా తీర్మానం చేసి ప్రధానమంత్రి దగ్గరకి అఖిలపక్షం పోదామని సాక్షాత్ ముఖ్యమంత్రిగారే చెప్పారు. రికార్డు చూడండి, అందులో ఉంది. గవర్నర్ ప్రసంగంలో పోలవరం రీ-డిజైనింగు గురించి మెన్షన్ చేయకపోవడం చాలా అన్యాయం. దాని మీద దృష్టి పెట్టవలసిన అవసరం ఉంది. గౌరవ హోంశాఖా మంత్రిగారు ఇక్కడ ఉన్నారు కాబట్టి చెబుతున్నాను. అక్కడ చాలా డిస్టర్బెన్స్ ఉన్నాయి.

ఖమ్మం జిల్లా సభ్యులు బలసాని లక్ష్మీనారాయణ ఇంతకు ముందు ఆపరేషన్ ఆక్షన్, మోరల్ వ్యాల్యూస్ గురించి చెప్పారు. ఇక్కడి నుంచి అక్కడికిపోయి 60 సంవత్సరాలలో ఏమి జరిగిందో చెప్పేవాళ్లు వాళ్లే. తెలుగుదేశం ప్రభుత్వంలో ఉండి, కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వంలో ఉండి, 60 సంవత్సరాల ల్యాగ్ లైన్ వీళ్లు చెబితే మాకు ఆశ్చర్యంగా ఉంది. ఇది మీ పాపమే, మీ పాపాన్ని కడుగుతున్నాం, ఎలక్షన్ లో గెలిచాం, ఓడిపోయినా మీకు బుద్ధి రాలేదు అంటున్నారు. అలాంటి మాటలు చట్టసభలలో వినడం దురదృష్టకరం. ఉద్యమ సమయంలో నానుంచి కూడా అలాంటి మాటలు వచ్చి ఉండవచ్చును గానీ ఇలాంటి మాటలు చట్టసభలకి గౌరవం కాదు.

సార్, మామూలుగా వర్షాకాలం, ఎండాకాలం, శీతాకాలమని మూడు కాలాలు ఉంటాయి. నాలుగో కాలంగా కేసీఆర్ కాలం నడుస్తోందని అనుకుంటున్నాం. ప్రకృతి ధర్మం, సైకిల్ తిరుగుతూనే ఉంటుంది. ముఖ్యమంత్రిగారు ఒక మంచి మాట చెప్పారు. ఆయన ఏమన్నారుంటే.. ఈ గెలుపుకి పొంగిపోవద్దు, ఇంకా మన బాధ్యత పెరిగిందని చెప్పారు. ముఖ్యమంత్రిగారు చెప్పిన దాన్ని స్వీకరిస్తున్నాం. మాట్లాడితే మేము గెలిచాం, మేము గెలిచాం, మీరు ఓడిపోయారని అంటున్నారు. మరి మీరు ఓడిపోయినప్పుడు? అధ్యక్షా, గెలుపు ఓటములు సహజం. అదే ప్రామాణికంగా పెట్టుకోవడం చాలా అన్యాయం.

విద్యా హక్కు మిథ్య. యుపిఏ-1, 2లో సోనియా గాంధీ గారి నేతృత్వంలో చాలా చట్టాలు తీసుకొచ్చాం. సమాచార హక్కు చట్టం, ఆహార భద్రతా చట్టం ఈ విధంగా ఎన్నో రకాల చట్టాలు తెచ్చాం. కాకపోతే అంత టెక్నాలజీ, ఆర్ట్ మాకు లేదు. మాకు మంచి ఆర్ట్ ఉండి ఉంటే మేము ఇక్కడెందుకు కూర్చుంటాం, వాళ్లెందుకు అక్కడ కూర్చుంటారు? తెలంగాణ ఇచ్చిన తర్వాత వాళ్ల స్పీడులో పది శాతం చెప్పుకున్నా తెలంగాణ ప్రజలు మమ్మల్ని ఆశీర్వదించేవాళ్లేమో! Any way, ప్రజలు ఇచ్చిన తీర్పు ప్రజాస్వామ్యంలో ఆమోదించాల్సిందే. చాలా సంతోషం, సోనియా గాంధీ గారే తెలంగాణ ఇచ్చారని హోం మినిష్టర్ ఆన్ రికార్డు చెబుతున్నారు, ఓ.కె., ఇక్కడ బాగా చెబుతున్నారు.

ఈటల రాజేందర్ గారు ఇదే సభలో చెప్పారు, ఒక లక్షా ఏడువేల ఉద్యోగాల ఖాళీలున్నాయని చెప్పారు. ఇప్పుడు అన్నీ కలిపి 56150 మాత్రమే ఉన్నాయని అంటున్నారు, కాంట్రాక్ట్ ఉద్యోగాలను క్రమబద్ధీకరించిన విషయాన్ని ఇందులో కలిపారు. ఇవన్నీ కలిపితే 56150 ఖాళీలున్నాయని అంటున్నారు. నిరుద్యోగులు చూస్తున్నారు. మన నీళ్లు, మన భూములు, మన ఉద్యోగాలు అని చెప్పి రాష్ట్రాన్ని సాధించుకున్నాం. మన ప్రభుత్వం వచ్చింది, దయచేసి ఆలోచించండి. ఇది చాలా అన్యాయం. ఉద్యోగాలకు నోటిఫికేషన్ ఇవ్వవలసిన అవసరం ఉంది. టెటోకి ఈరోజు

తెలిపే తీర్మానంపై చర్చ

నోటిఫికేషన్ ఇస్తున్నారు. ఊరించి, ఊరించి ఇచ్చారు, ఇంతకాలం కోచింగు సెంటర్లను పెంచి పోషించారు. ఎన్ని డేట్లు ఇచ్చారండీ? అక్టోబర్ నుంచి పదిసార్లు ప్రకటించారు. లక్షలాది మంది ధర్నాలు చేశారు, ఈ టెట్, డియస్టికి సంబంధించి నేను కూడా ఇందిరాపార్కు దగ్గర ధర్నాకు వెళ్ళాను.

ఇరిగేషన్ విషయంలో చాలా ఆరోపణలు వస్తున్నాయి. రీడిజైనింగ్, రీఇంజనీరింగ్ కి సంబంధించి సెపరేటుగా మీటింగు పెడతామన్నారు. సార్, ఒక ఉదాహరణ చెబుతున్నాను. ఒక సెల్ ఫోను రూ.100లు అనుకుంటే, ఎస్టిమేట్ చేసే సంస్థ దాన్ని రూ.200లుగా బూస్టప్ చేస్తుంది. టెండరు పిలుస్తారు, లోయస్ట్ టెండర్ రూ.150లని అంటారు. ప్రజల దృష్టిలో లోయస్ట్, కాని ఒర్జినల్ కాస్ట్ రూ.100లు మాత్రమే. ఆ రకంగా ఇరిగేషన్ లో జరుగుతోందనే అనుమానాలు బయట ఉన్నాయి. అలా జరగకుండా ఉండాలన్నదే మోకొరిక. ఎవరైతే తెలంగాణాని అడ్డుకున్నారో, ఎవరైతే శ్రీకృష్ణ కమిటీ రిపోర్టును ఉల్టా చేసి రాయించారని మీరు ఆరోపణ చేశారో, నాగార్జునసాగర్ మోడ్రనైజేషన్ పనుల్లో కుంభకోణాలకు పాల్పడినపుడు విజిలెన్స్ కమిటీ ఎవరిమీదైతే రూ.7కోట్లు, రూ.8కోట్లు పెనాల్టీ వేశారో ఆ సంస్థలే ఇప్పుడు టెండర్ కి వస్తున్నాయి. రావద్దని అనడం లేదు. కానీ మన తెలంగాణాకి చెందిన కాంట్రాక్టర్లు ఇచ్చిన రెప్రజెంటేషన్స్ నా ఫైలు నిండా ఉన్నాయి. అయ్యా, మాకు అన్యాయం జరుగుతోంది, తెలంగాణ వచ్చిన తర్వాత రూ.10కోట్ల లోపే పెట్టారు. 2ఎయన్ బి బిడ్ ని తీసేసి 3ఎయన్ బి చేశారు. రెండువేల కెపాసిటీ ఉన్న వాడికి ఇరవైవేలు ఇస్తున్నారు. వాడు మధ్యలో వదలిపెట్టి పోతే ఎవరు బాధ్యులు. మళ్ళీ ఎస్కలేషన్స్, మళ్ళీ డిలే అయ్యే పరిస్థితి ఇరిగేషన్ లో ఉంది. గౌరవ మంత్రివర్యులుంటే ఈ విషయాలు ఆయనకి చెప్పివాడివి. దయచేసి ప్రభుత్వ దృష్టికి తీసుకెళ్ళండి.

జూనియర్ కాంట్రాక్ట్ లెక్చరర్స్, సీనియర్ కాంట్రాక్ట్ లెక్చరర్స్ ని రెగ్యులరైజ్ చేయడానికి యుజిసి నిబంధనలు అడ్డు వస్తాయేమో దయచేసి చెక్ చేసుకోవాలి. ఎడ్యుకేషన్ మినిష్టర్

సభలో లేరు కాబట్టి ఇతర మంత్రులు నోట్ చేసుకోవాలని కోరుతున్నాను.

(సభ్యులు శ్రీ పాతూరి సుధాకర్ రెడ్డి నుంచి అంతరాయం)

యుజిసి నిబంధనలు అడ్డు వస్తాయేమోననే అనుమానం ఉందని చెప్పాను. మీరు కాంట్రాక్ట్ ఉద్యోగులకు అన్యూరెన్స్ ఇచ్చారు. చేసేటపుడు ఇటువంటివి కరెక్టుగా చేయమని చెబుతున్నాను. ప్రధానమంత్రి సింఛాయ్ పరియోజన పథకాన్ని కేంద్రం ప్రారంభించింది. మహారాష్ట్ర అంతర్జాతీయమండలి ఒప్పందం జరిగింది.

**1.20** ప్రభుత్వం టిఎస్ ఐపాస్ అనే industrial policy మ. తీసుకువచ్చింది. చాలా బ్రహ్మాండంగా ఉందని

అంటున్నారు. ఒక్క గజం కూడా అన్యాయం కానివ్వమని చెప్పారు. చాలా విషయాలున్నాయి, పరిశ్రమల శాఖా మాత్యులుంటే వారికి కూడా చెప్పే వాడిని. Industrial Infrastructure Corporation allotment అయి విపరీతంగా బూస్టప్ అయ్యారు. కానీ, పరిశ్రమలు స్థాపించలేదు. హౌసింగ్ సొసైటీ విషయంలో ఇదే హాజ్ లో తీర్మానం చేయడం జరిగింది. చాలా బాధతో చెబుతున్నాను. ఫిల్మ్ నగర్ హౌసింగ్ సొసైటీలో ఒక పార్కు కూడా కట్టారు. అది సుప్రీంకోర్టు జడ్జిమెంట్ కి వ్యతిరేకంగా ఉంది. మేము అక్కడ పర్యటించి కూడా వచ్చాము. కానీ, ఏదో పేరుతో ఛైర్మన్ గారు అసలు హౌసింగ్ సొసైటీ సమావేశాలే ఏర్పాటు చేయడం లేదు. పనిచేసే కమిటీగా ఉంటాము, ఏదో పేరుకు మాత్రంగా ఉండమని ముందే చెప్పాము. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారికి ఆరోజే చెప్పాను. ఒకవేళ హౌసింగ్ స్కాంలో మీరు రికువరీ గనుక చేస్తే, నాకున్న సమాచారం ప్రకారం రూ.5వేల నుండి రూ.10వేల కోట్ల వరకు రెవెన్యూ రికువరీ వస్తుంది. అంత అన్యాయం అయింది. ఈరోజు మార్కెట్ వ్యాల్యూ ప్రకారం రికువరీ చేస్తే ఖమ్మం టౌన్ లోని ఒక్క లకారం చెరువు నుండే రూ.500కోట్లు రెవెన్యూ రికువరీ చేయవచ్చు. అన్యాయం ఏ ప్రభుత్వం హయాంలో జరిగినా అన్యాయం వచ్చిన వాటి మీద చర్యలు తీసుకోవాల్సిన అవసరం ఉంది.

ఫీజ్ రీ-యింబర్స్ మెంట్ విషయంలో ప్రైవేటు వారి దోపిడీ వివరీతంగా ఉంది. గౌరవ విద్యాశాఖ మంత్రి గారికి అభినందనలు తెలుపాలి. ఎందుకంటే, 12 పాఠశాలలకి నోటీసులు పంపించారు. అది మామూలు దోపిడీ కాదు. కార్పొరేటు దోపిడీ. దానిని నియంత్రణ చేయాల్సిన అవసరం ఉంది. విద్యా హక్కును ఉపయోగించుకోవడంలో మన రాష్ట్రం 0.1 శాతంలో ఉంది. మొత్తం భారతదేశంగా చూసుకుంటే ఢిల్లీ నెం.1, ఆంధ్రప్రదేశ్-0, మనం 0.1లోనో, 0.5లోనో ఉన్నాము. ఎందుకంటే విద్యా హక్కు చట్టాన్ని తప్పనిసరిగా అమలుపరచాలి. ప్రైవేటు విద్యా సంస్థల్లో కూడా తప్పనిసరిగా 25 శాతం సీట్లు ఇవ్వాలి.

ఆసుపత్రుల్లో చూసుకున్నా, వివరీతమైన దోపిడీ ఉంది. కార్పొరేటు ఆసుపత్రుల్లో చాలా ఇబ్బందులున్నాయి. వాటిలో చాలా enactments తీసుకురావాలి. వీటి గురించి కూడా గవర్నర్ గారి ప్రసంగంలో పెట్టలేదు. బ్రహ్మాండంగా నాలుగు ఆసుపత్రులు నిర్మిస్తున్నామని అన్నారు. దానికి సంతోషం. కానీ, గతంలో రాజులు మారువేషంలో వెళ్లినట్లుగా గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు సెక్యూరిటీ లేకుండా వెళ్లి గాంధీ, ఉస్మానియా ఆసుపత్రులను సందర్శిస్తే, ఎలాంటి పరిస్థితులున్నాయో తెలుస్తుంది. అక్కడ కనీసం మంచినీళ్లు లేవు. నిమ్స్ ఆసుపత్రిలో మూడు షాపులుంటే మూడు మెడికల్ షాపులు మూసివేశారు. ఒక్క టెట్రావోల్ అత్యవసర మందులు దొరకడం లేదు. డాక్టర్లు కంప్లెంట్లు చేశారు. వీటన్నింటిని గౌరవ మంత్రి వర్యులు గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి దృష్టికి తీసుకువెళ్లి సరిదిద్దాల్సిన అవసరం ఉంది.

మారుమూల ప్రాంతాల్లో కూడా ప్రైమరీ హెల్త్ సెంటర్ల పరిస్థితి బాగాలేదు. వాటిని కూడా సరిదిద్దాలి. ఎందుకంటే, National Rural Health Mission ద్వారా అనేక నిధులు వచ్చినా కూడా మనం ఉపయోగించుకోవడం లేదు. National Rural Health Mission (NRHM) నిధులు కొన్నిచోట్ల దుర్వినియోగం కూడా అయ్యాయి. వాటిని రెవ్యూ చేయాల్సిన అవసరం ఉంది.

ఈ మధ్య గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు కత్తి పదార్థాల మీద రెవ్యూ చేసినట్లున్నారు. వారిని నేను అభినందిస్తున్నాను. పసుపులో, మసాలాల్లో, ఆయిల్, త్రాగే పాలల్లో కత్తి. ఎక్కడా చూసినా కత్తి. అంతా కత్తి ప్రపంచం అయిపోయింది. ఈ కత్తి ఆరోగ్యాల మీద చాలా వివరీతంగా చెడు ప్రభావం చూపిస్తుంది. కత్తిమీద హోంశాఖా మాత్యుల వారు కొరడా రులులకపోతే మంచిది కాదు. చట్టానికి పదును చేయాల్సిన అవసరం ఉంది. గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు హార్టీ కల్చర్ శాఖకి నగర పరిసర ప్రాంతాల్లో food processing units పెట్టమని అప్పజెప్పినట్లుగా నేను చూశాను. food processing system కూడా యుపిఏ హయాంలో వచ్చింది. కొంతమంది డబ్బు సంపాదనే ధ్యేయంగా కత్తి చేస్తున్నారు.

అలాగే బిసి సబ్ ప్లాన్ చేయాల్సిన అవసరం ఉంది. గవర్నర్ గారి ప్రసంగంలో మెన్షన్ చేయలేదు. కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వ హయాంలో ఎస్సీ/ఎస్టీ సబ్ ప్లాన్ ఎలాగైతే తీసుకువచ్చామో, ఆ రకంగా బి.సి., మైనార్టీ సబ్ ప్లాన్ తీసుకురావాల్సిన అవసరం ఉంది. గత సంవత్సరంలో కేటాయించిన బడ్జెట్ లో 45 శాతం కూడా ఖర్చు పెట్టినట్లుగా తెలిసింది. కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వ హయాంలో ఫీజ్ రీఇంబర్స్ మెంట్ ప్రవేశపెట్టింది. మొత్తం రాష్ట్రంలో ఐదు వేల కోట్ల పైచిలుకు ఫీజ్ రీఇంబర్స్ మెంట్ రావాల్సిన అవసరం ఉంది. ఒక ఖమ్మం జిల్లాలోనే 51 వేల మంది విద్యార్థులకి దరిదాపు రూ.200 కోట్లు ఫీజ్ రీఇంబర్స్ మెంట్ రావాలి.

ముఖ్యమైనటువంటి త్రాగునీరు, సంక్షేమం, విద్యా, ఆరోగ్యం, మహిళా సంక్షేమం. మహిళా సంక్షేమం అధ్యక్షా. వరంగల్ లో శృతి incident ఎలా జరిగిందో తెలుసు. జిల్లా పరిషత్ ఉన్నత పాఠశాల నుండి గిరిజన బాలికలు ఇద్దరు అదృశ్యమయ్యారు.

Friendly Police అంటున్నారు. కానీ, పోలీసులకి కూడా ఇంకా కౌన్సిలింగ్ చేయాల్సిన అవసరం ఉంది. గోకుల్ చాట్ విక్టిమ్స్ గురించి గానీ, దిల్ సుఖ్ నగర్ విక్టిమ్స్ గురించి గానీ పట్టించుకోవడం లేదు. ఎందుకంటే రహీం అనే వ్యక్తి

గవర్నరుగారి ప్రసంగానికి ధన్యవాదాలు తెలిపే తీర్మానంపై జరిగినచర్చకు ముఖ్యమంత్రిగారి ప్రత్యుత్తరము.

13 మార్చి, 2016

37

పిల్లలు పెళ్ళిడుకు వచ్చారు. అతనికి పెట్టుడు కన్ను విషయంలో కూడా లక్షల రూపాయలు ఖర్చు అయ్యాయి. ఈ విషయం ఇంతకుముందే గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారి దృష్టికి తీసుకువచ్చాను. హోంమంత్రి గారి దృష్టికి కూడా తీసుకువస్తున్నాను.

రబీలో నాల్గు 25శాతం వరకే అయ్యాయి. గ్రామజ్యోతి అనే ప్రణాళిక పెట్టారు. మన ఊరు-మన ప్రణాళిక అన్నారు. గ్రామీణాభివృద్ధికి కేంద్ర ప్రభుత్వం వారు నిధులు పెట్టినట్లున్నారు. ఆ రకంగా గ్రామాలను కూడా అభివృద్ధి చేయండి.

పునర్విభజన అమలు విషయంలో చిన్న చర్చ కూడా పెట్టుకుందాము. గవర్నర్ గారి ప్రసంగంలో ఏక్కడా కూడా ఇది అమలయ్యింది, ఇది అమలు కాలేదని చెప్పలేదు. నాలుగు వేల మెగావాట్ల విద్యుత్తు విషయం చెప్పలేదు. హైకోర్టు డివిజన్ ఎప్పుడో చెప్పలేదు. వెనుకబడిన ప్రాంతాలకి అన్యూరెన్స్ ఉంది. ఆ రాష్ట్రంలోని పోలవరానికి జాతీయ ప్రాజెక్టుగా ఇచ్చారు. మన దగ్గర ప్రాణహిత-చేవెళ్ల ప్రాజెక్టుని జాతీయ ప్రాజెక్టుగా ప్రకటించాలని చెప్పాము. అది కూడా ఊసే లేదు. గిరిజన విజ్ఞవిద్యాలయం, ఖమ్మంలో మైనింగ్ విజ్ఞవిద్యాలయం వీటన్నింటిలో దేనిని కూడా ప్రస్తావించలేదు.

గ్లోబల్ సిటీ హైదరాబాద్ అని, దానికి అరవై వేల కోట్లు అని చెప్పారు. అప్పులు తీసుకురావాల్సిన పరిస్థితి వస్తుంది. చేయండి, చేయవద్దని చెప్పడం లేదు. ప్రతిపక్ష పార్టీగా రాష్ట్రాభివృద్ధిలో కలసి వస్తాము. అదేవిధంగా ఎంప్లాయిస్ విషయంలో పిఆర్ సి ఎరియర్స్ పెండింగ్ లో ఉంది. హెల్త్ కార్డుల విషయం కూడా చూస్తే, హెల్త్ కార్డులు ఏ ఆసుపత్రులు కూడా recognize చేయడం లేదు. ఇలాంటి అనేక విషయాలున్నాయి.

సతత్ర దేశే దుర్భిక్షం చ దుఃఖహ ప్రవర్తతే

నకాలే బ్రియతే ఖచ్చతా పూజతే యత్ర చండికా

గౌరవ ముఖ్యమంత్రి గారు చండిమాతకి చాలా పూజలు చేశారు. ఎక్కడ చండి యాగం జరిగితే అక్కడ దుర్భిక్షం

ఉండదు. దుఃఖం అనేది రాదు. అకాల మరణాలు ఉండవు రైతులతో సహా అని ఆశిస్తూ, మంచి జరగాలని కోరుకుంటూ, మీరిచ్చిన అవకాశానికి ధన్యవాదాలు.

మిస్టర్ చైర్మన్ : భోజన విరామం కొరకు సభను మధ్యాహ్నం మూడు గంటల వరకు వాయిదా వేయడమయినది.

( భోజన విరామం కొరకు సభను మ.1.30 ని.లకు వాయిదా వేయడమైనది )

3.20 | (మధ్యాహ్నం భోజన విరామం అనంతరం మధ్యాహ్నం మ. 3.33 నిమిషాలకు సభ పునః ప్రారంభమైంది. అధ్యక్ష స్థానంలో గౌరవ చైర్మన్ ఉన్నారు.)

మిస్టర్ చైర్మన్ : గవర్నర్ ప్రసంగానికి, ధన్యవాదాలు తెలిపే తీర్మానంపై జరిగిన చర్చకు, గౌరవ ముఖ్యమంత్రిగారు సమాధానం చెప్పవల్సిందిగా కోరుతున్నాను.

### III. గవర్నరుగారి ప్రసంగానికి ధన్యవాదాలు తెలిపే

తీర్మానంపై జరిగినచర్చకు ముఖ్యమంత్రిగారి

ప్రత్యుత్తరము.

శ్రీ కె. చంద్రశేఖర్ రావు : గౌరవ చైర్మన్ గారు, గవర్నర్ గారి ప్రసంగానికి ధన్యవాదాలు తెలిపే తీర్మానంలో, మన రాష్ట్రంలో శాసన మండలిలో చర్చలో పాల్గొన్న సభ్యులు, గౌరవనీయులు శ్రీ పల్ల రాజేశ్వర్ రెడ్డి, శ్రీ బోడకుంటి వెంకటేశ్వర్లు, శ్రీ మహమ్మద్ ఆలి పబ్లీర్, శ్రీ ఎన్. రామచంద్ర రావు, శ్రీ కాటేపల్లి జనార్ధన్ రెడ్డి, శ్రీ పురాణం సతీష్ కుమార్, డా. ఆర్. భూపతి రెడ్డి, శ్రీ కోమటి రెడ్డి రాజగోపాల్ రెడ్డి, శ్రీ కసిరెడ్డి నారాయణ్ రెడ్డి, శ్రీ సుంకరి రాజు, శ్రీమతి ఆకుల లలిత, శ్రీ ఉల్లోళ్ల గంగాధర్ గౌడ్, శ్రీ యం.యస్ ప్రభాకర్ రావు, శ్రీ యం. శ్రీనివాస్ రెడ్డి, శ్రీ నారదాసు లక్ష్మణరావు, శ్రీ కొంపల్లి యాదవ రెడ్డి, శ్రీ టి. భానుప్రసాద్ రావు, శ్రీ నయ్యర్ అల్తాఫ్ హైదర్ రజ్వీ, శ్రీ బలసాని లక్ష్మీ నారాయణ, శ్రీ పొంగులేటి సుధాకర్ రెడ్డిగార్లు మొత్తం 20 మంది సభ్యులు చర్చలో పాల్గొనడం జరిగింది. సభ్యులందరికీ నేను ధన్యవాదాలు తెలియజేస్తున్నాను.